REGISTERED.                                                    No. L. 89

# اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۱)        مطبوعہ ۳ اگست سنہ ۱۹۰۰ء بروز جمعہ        جلد (۲۸)

## گلدستۂ اخبارات

سر ولیم کننگھم صاحب آخر سال پنشن لیں گے۔ مسٹر بارنس فارن سکرٹری ہند کئے جاویں گے ٭ مسٹر اروین رزیڈنٹ جیپور قایم مقام سپرنٹنڈنٹ رشتہ ٹھگی و ڈکیتی مقرر کئے گئے ہیں ٭ گورنمنٹ ہند دیسی فوجوں کے لئے ۶۰ ہزار بندوقیں منگائیگی ٭ ہندوستان میں دیسی فوجوں کے بھرتی کرنے کے لئے وزیر ہند کے حکم کا انتظار ہے ٭ بمبئی کے علاقہ گجرات میں اب تک بالکل بارش نہیں ہوئی ٭ کوہاٹ میں ہیضہ پھر تھم گیا ٭ کونسل آئین ہند میں مسودہ قانون انتقال اراضی کی سلکٹ کمیٹی میں نواب محمد حیات خاں بھی شامل ہو گئے ٭ میونسپلٹی لکھنؤ نے لوکل گورنمنٹ کو لکھا یہاں کی مردم شماری کا خرچ ہم سے نہیں دیا جاویگا ٭ مقدمہ پولیس لکھنؤ میں کوتوال گنیش پرشاد کا اپیل منظور ہوا۔ اس مقدمہ نے لکھنؤ میں بڑا جوش پیدا کیا تھا ٭ ۷ اویں پلٹن سکھ بوجہ ہیضہ کے چین جانے سے رہ گئی۔ بجائے اس کے ۴۳ ویں بیلداروں کو حکم ہوا ٭ حضور سراسٹانی مکڈانل صاحب بہادر بنارس میں تشریف رکھتے ہیں۔ ناگری پرچارنی سبھا نے ایڈریس دیا ٭ ناگپور میں کیتھلک لشپ لاٹ پادری ڈاکٹر ملویٹ ہیضہ سے فوت ہو گئے ٭ شملہ میں یورپین ہسپتال کے لئے یتیم خانہ کے نیچے جگہہ لینا چاہتے ہیں ٭ کونسل واضع آئین ہند کا اگلا جلسہ ۱۰ اگست کو شملہ میں ہوگا ٭

بنگالہ میں شترکہ سرمایہ کی ۲۰۰۴ تجارتی کمپنیاں جاری ہیں جن کا مجموعی سرمایہ ۱۹ کروڑ ہے ٭ ساکنان کلر دراولپنڈی نے تعزیری پولیس کی تقرری کے خلاف لوکل گورنمنٹ سے فریاد کی ہے ٭ کوئیٹہ میں سڑک ریلوے کے انسپکٹر لال چند پر قتل کا الزام تھا۔ بروئے مقدمہ وہ بری ہو گیا ہے ٭ میونسپلٹی شملہ ضروریات مقامی کے لئے ۴ فیصدی سود پر سات لاکھ روپیہ قرض لینا چاہتی ہے ٭ یہاں انتظام بدررو پر سات لاکھ خرچ ہوگا اور توسیع آب رسانی پر بیس لاکھ روپیہ لگیگا ٭ محصول چنگی بڑھایا گیا۔ ٹیکس آبرسانی کے علاوہ نوکروں پر بھی ٹیکس عاید کیا گیا ہے ٭ متھرا نام جہاز دوم قلی کور کو چین کو لے گیا ٭ دوم پلٹن بمبئی معہ دیسی ہسپتال کے جہازات کلائو و ڈلہوزی میں چین کو روانہ ہو گئی ٭ اوّل بنگال لانسرز اور اول پلٹن سکھ ہانگ کانگ سے ٹاکو کو روانہ ہو گئی ٭ ہندی چاء کی قدر نمائشگاہ پیرس میں بخوبی تسلیم کی گئی اور کھپت ترقی پر ہے ٭ بنگال کی میونسپلٹیوں میں سرکاری چیرمین مقرر کرنے کا مرض ترقی پر ہے ٭ زنگپور میں ایک کارخانہ کھاند سازی کا شترکہ سرمایہ ۴ لاکھ سے جاری ہونے والا ہے ٭ امید ہے کہ جنگ چین کے بارہ میں دیگر والیان ریاست بھی مہاراجہ گوالیار کی پیروی کرینگے ٭ احاطہ بمبئی کے قحط زدہ علاقہ گجرات کے معاینہ کے لئے حضور وایسرائے تشریف لا کر۔ دوباوجہ کیرہ۔ بروچ میں انتظام قحط دیکھ کر احمد آباد میں کونسل کریں گے ٭ گجرات (بمبئی) میں دو ہفتہ تک مینہہ نہ برسا تو سخت بربادی ہوگی ٭ ٹون ہال شملہ میں لاٹ پادری کلکتہ نے فری میسن کی تعریف میں ایک تقریر کی ٭ کلکتہ کی ٹریموے کمپنی کو ۳ سال کے اندر برقی طاقت سے چلانا ہوگا ٭ جنرل نٹن ناگپور سے عدن تبدیل ہوئے ہیں ٭ بجائے مسٹر ایلیٹ رخصتی کے مسٹر ڈلاس گورنمنٹ ہند کے قایم مقام میٹرو لاجیکل رپورٹر مقرر ہوئے ٭ ایک پیمائش کرنے والا گروہ بھی افواج کے ساتھ چین جائیگا ٭ اقواپ محاصرہ کے لئے ۱۵ اگست کو کلکتہ سے دو جہازوں میں بیل چین کو بھیجے جائیں گے ٭ شیخ حسین نائک بمبئی انفنٹری کو اپنے داماد کے قتل کے جرم میں حبس دوام کی سزا ہوئی ٭ امدادی کیمپ احمد آباد کے خزانچی کو بجرم غبن ایک ماہ قید اور پانسو روپے جرمانہ کی سزا ملی ٭ کورگ میں ایک کشتی کے الٹ جانے سے تین یورپین غرق بحر فنا ہوئے ٭ گجرات (دکن) راجپوتانہ اور صوبہ پنجاب میں ہنوز بارشوں کی ضرورت ہے ٭ ولایت سے چین سپاہ بھیجنے کے متعلق حکم پہنچتے ہی گورنمنٹ ہند نے ۲۴ گھنٹوں کے اندر پہلی رجمنٹ روانہ کر دی۔ اس چستی اور مستعدی کی ولایت میں تعریف ہو رہی ہے ٭ انگریزی پولیس نے شولاپور میں نظام پولیس کے اتفاق سے ۴۳ ڈاکو گرفتار کئے ٭ اس وقت قحط ہند کے امدادی کاموں پر ۶۲ لاکھ ۸۱ ہزار مزدور لگے ہوئے ہیں۔ برٹش قلمرو میں بمقابلہ ہفتہ گذشتہ یہہ تعداد بقدر ایک لاکھ ۱۴ ہزار زیادہ ہے۔ لیکن بخلاف اس کے دیسی ریاستوں میں بہ نسبت ہفتہ سابق کے ۹۰ ہزار کی کمی ہوئی ٭ ایک دولتمند سوداگر مسٹر دادا بھائی نجم الہند نے اپنے والد کی یادگار میں سورت میں آبپاشی کا ایک چشمہ قایم کیا ہے ٭

# ایڈیٹوریل نوٹس


پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر
پادری این۔ سی۔ داس صاحب۔ پنڈت راما نند صاحب۔ انور منشی عالم۔ اسسٹنٹ ایڈیٹرز
پادری سیلج گولکناتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے۔ پادری پی۔ سی۔ اوپل صاحب
پادری جی۔ ایل۔ ٹھاکرداس صاحب۔ پادری مہیل سنگھ صاحب
پادری ایل۔ بی۔ سالیک صاحب۔ پادری کیدارناتھ صاحب بھگت
} ایڈیٹوریل کارسپانڈنٹس


## جنگ ٹرنسوال کی بہت کم خبریں آتی ہیں۔

ٹائمز اس بات کی شکایت کرتا ہو کہ اخباروں کی عالی حوصلگی کیا کر سکتی ہو جبکہ جنرل جنگ کی خبروں کو باہر نہیں نکلنے دیتے۔ ٹرنسوال میں باہر سے اسباب جنگ آتا گرفتار ہوا۔ جب یہہ بات کھلی تو ملزموں کو بھی گرفتاری کا مزہ چکھنا پڑا۔ پریٹوریہ کے ساتھ سلسلہ تاربرقی ٹوٹ گیا تھا اب جوڑ دیا گیا ہو جنرل ڈیویٹ بڑا بہادر شخص ہو کہ بارہا ہماری فوجوں کے حلقہ میں آگیا اور پھر نکل گیا سلسلہ آمدورفت پر اس نے بارہا حملے کئے اور سخت نقصان پہنچایا۔ آجکل جنرل براڈوڈ نہایت سرگرمی سے اس کا تعاقب کر رہے ہیں۔ بعد ازاں معلوم ہوا کہ تعاقب کا کوئی ٹھیک نتیجہ نہیں نکلا۔ اور جنرل براڈوڈ وویڈیفونٹین میں جنرل ٹل کے آنے کے منتظر ہیں۔ جنرل بیڈن پاول نے ایک ہزار بوئروں پر نمایاں فتح پائی۔ تازہ خبر ہو کہ برٹش نے بڑی بھاری فتح پائی ۵ ہزار بوئر گرفتار کئے۔ فتح مبارک ہو۔

## رسالہ انوار الاسلام

سول اینڈ ملٹری نیوز لدھیانہ مطبوعہ ۱۳ جولائی مذکور قسم کی شکایت کا ہیڈنگ دیکر کہتا ہو کہ عموماً اہل اخبار نادہندوں کے شاکی دیکھے گئے ہیں۔ لیکن یہہ کمتر سنا ہو کہ اخبار یا رسالے نکالنیوالے قیمت وصول کرلیں اور عوض میں جواب تک نہ دیں۔ رسالہ انوار الاسلام سیالکوٹ کے متعلق کئی ایک شکائتیں ہمارے پاس پہنچی ہیں۔ ہمارے پاس اس لئے کہ بدقسمتی سے اس کا اشتہار بطور ضمیمہ اخبار ہذا کے ساتھ ایک مرتبہ شایع ہوا تھا۔ ایک صاحب بہت لمبا چوڑا مضمون لکھتے ہیں جس کے درج کرنے کی گنجایش نہیں اور بڑے غصہ کے لہجہ میں رقم فرماتے ہیں کہ تحقیقات کی جائے کہ آیا اس نام کا کوئی رسالہ فی الحقیقت شایع ہوتا ہو اگر ہوتا ہو تو باوجود قیمت ادا کرنے کے ان کو کیوں نہیں پہنچتا۔ یاددہانی کے خطوط بھی متعدد لکھے گئے مگر صدائے برنخاست۔ اسی طرح بابو رمضان محمد صاحب جہلم سے شاکی ہیں کہ انہوں نے ایک روپیہ چندہ اپنی طرف سے اور ایک روپیہ صوبیدار میجر خان بہادر حضرت شاہ مرزا بہادر کی طرف سے بطور پیشگی ارسال کیا تھا مگر باوجود تقاضوں کے رسالہ ان کو نہیں ملا۔ ہم یقین نہیں کر سکتے کہ یہہ شکائتیں بلاوجہ ہوں۔ یہہ بات سمجھ میں نہیں آتی ہو کہ کوئی صاحب کارخانہ قیمت لیکر اخبار یا رسالہ خریدار کو نہ بھیجے۔ اس لئے سوائے اس کے کہ ہم منیجر رسالہ مذکور کو توجہ دلائیں کہ یہہ کیا بات ہو اور کیا کر سکتے ہیں۔ امید ہو کہ اگر ان کے دفتر کی غلطی یا غفلت ہوگی تو جلد تلافی کی جائیگی کیونکہ یہہ سخت غصہ دلانے والی حرکت ہو کہ دام پیشگی لیکر چیز نہ دی جائے۔

---

ہز ہائینس آغا خاں مقتدائے قوم خوجہ نے شنیوں کے لئے ہسپتال بنانے کے واسطے دس ہزار روپیہ عطا کیا ہو۔

# تار برقیاں

**امریکن پریسیڈنٹ** کے متعلق لفظی غلطی ہوئی۔ اب معلوم ہوا کہ امریکن پریسیڈنٹ نے لی ہنگ چنگ کی تجویز مصالحت کو نامنظور کیا جو یہہ تھی کہ چین پر فوج کشی نہ کی جاوے۔ **جنرل** فرنچ اندھیری رات اور سخت بارش کے سبب سے بوئروں کا تعاقب نہ کر سکے حالانکہ بوئر سخت گھبراہٹ میں فرار ہو رہے تھے۔ برٹش افواج نے رات بھر تکلیف اور نقصان اٹھایا۔ **بوئر** جنرل ڈیویٹ کے بھائی نے کرونسٹاڈ میں اطاعت قبول کی۔ **بوئروں** نے جنرل ہنٹر کی بیرونی چوکیوں پر حملہ کیا اور پسپا کئے گئے۔ **شاہ ہمبرٹ** کو ایک شخص مسمی بریسی نے قتل کر ڈالا۔ **انگلستان** نے فیصلہ کر دیا کہ جنگ ختم ہونے کے بعد بھی ٹرنسوال میں ۴۵ ہزار مستقل فوج موجود رہیگی۔ **خرطوم** میں جنگی بارکیں بنائی جائینگی اس میں ۳۵ ہزار پونڈ خرچ ہوگا۔ **برٹش ایڈمرل** سیمور معہ جنگی جہازوں کے جنگ کے لئے شنگہائی میں آ دھمکے۔ **چینی لوگ** تنتسن سے دس میل کے فاصلہ پر کثیر تعداد میں جمع ہو رہے ہیں۔ روسی اور جاپانی فوجیں ان کو خوب تاڑ رہی ہیں۔ **جنرل** ہنٹر نے دشمن پر تعلیم پر حملہ کیا لیکن کامیاب نہیں ہوئے۔ ہمارے پچاس سپاہی کام آئے۔ لیکن دو روز بعد اسی مقام کی چابی پر قبضہ کر لیا۔ **لندن** کے محکمہ جنگ کو چارہ کی پہلی مانگ کے علاوہ پچیس ہزار من ماہوار چارہ چین کے لئے بھیجنا پڑیگا۔ **لارڈ سالسبری** وزیر اعظم انگلستان نے فرمایا کہ پارلیمنٹ کے نئے انتخاب کی خبریں صحیح نہیں ہیں۔ **برٹش** نوآبادی نیو ساؤتھ ویلز نے جنگ چین میں برطانیہ کے لئے کچھ فوج بھیجنے کا ارادہ کیا ہو۔ **سوداگران** لندن نے باشندگان چین کو اپنا خریدار بنانے کے لئے چار ایجنٹ مقرر کئے ہیں۔ **فاشودہ** کے جھگڑے میں فرانس کا ۱۱ ملین فرینک خرچ ہوا تھا وہ سب آمدنی ملک کے اضافہ سے پورا ہو جائیگا۔ **برٹش** جزائر نے گذشتہ سال ۴ کروڑ سے زیادہ بشارت انجیل کے لئے چندہ دیا۔ **پارلیمنٹ** لندن کے عین بیچ میں مسٹر گلیڈسٹون صاحب سابق وزیر اعظم کا بت آٹھ فٹ بلند چبوترے پر کھڑا کیا گیا۔ **گورنمنٹ** نے فیصلہ کر دیا کہ تمام فوج کے لئے ایک ہی قسم کے کپڑے ہونے چاہئیں۔ **بغاوت** آشانٹی کی خبر یہہ ہو کہ لفٹنٹ کرنل ولکاکس نے مقام کوکوفو میں دشمن کے جنگی کیمپ پر قبضہ کر لیا۔ اس عمدہ کارگذاری کے صلہ میں ولکاکس صاحب پورے کرنل بنا دئے گئے۔ **یوروپین** امیر البحران نے کثرت رائے سے انگلینڈ کے برخلاف تجویز پاس کی ہو لیکن برٹش اور امریکن افسر اس کو قبول نہیں کرتے۔ بھلا یہہ کیونکر ہو سکتا ہو کہ کیو برٹش سرمایہ داروں کے پاس رہن ہو اور اس کا اختیار روس کے پاس چلا جاوے۔ نہایت خوشی کی بات یہہ ہو کہ امریکہ انگلینڈ کے ساتھ ہو۔ **یوروپین** سفیروں کے قتل کی نسبت ابھی تک متضاد خبریں آتی ہیں۔

# بطلانوں کا بطلان

مندرجہ بالا مقولہ سلیمان بن داؤد کا ہے جو دنیا میں سب سے بڑا دانا و عقلمند گزرا ہے جس کا ثانی نہ کوئی ہوا اور نہ ہوگا۔ اس نے خود تمام باتوں کا تجربہ کیا اور آخرکار اس کی دانائی اور عقلمندی کے نتیجہ نے یہہ ثابت کیا کہ سب کچھ بطلان ہے اور ہوا کی چران ہے۔ عیش و عشرت کا تجربہ اس نے کیا اور آخر کو معلوم کیا کہ یہہ بھی بطلان ہے۔ بادشاہی محل بنوائے۔ تاکستان لگوائے۔ باغیچے اور پھلواڑیاں بنوائیں۔ تالاب کھدوائے۔ غلام و لونڈیاں رکھیں گائے بیل بھیڑ بکری وغیرہ مویشی بکثرت رکھے۔ سونا۔ روپا اور موتی و جواہرات جمع کئے۔ سب قسم کی عمدہ اور نفیس چیزیں اور عیش کے تمام اسباب مہیا کئے۔ اس کے علاوہ بادشاہت۔ حکومت۔ جاہ و جلال سب متقدمین و موخرین سے زیادہ حاصل ہوا۔ پر باوجود ان تمام باتوں کے وہ دانا و عقلمند شخص صاف صاف لفظوں میں ظاہر کرتا ہے کہ یہہ سب کچھ بطلان ہے۔ نہ تو یہہ تمام چیزیں ایسی کثرت سے کسی کو دستیاب ہوئی ہیں اور نہ آیندہ کو ہونگی اور اس لئے ایسے تجربہ کار اور جہاندیدہ کا یہہ قول نہایت سچ اور درست ہے۔ بلکہ جتنا زیادہ باریک بینی سے اس دنیا کی عمدہ سے عمدہ چیزوں پر غور کرو اُتنا ہی زیادہ وہ باطل اور ناقص معلوم دیتی ہیں۔ اور ان کی بطالت اور خرابی ان کے ہر ایک پہلو سے ظاہر ہوتی ہے۔ اگرچہ چندروزہ رونق و خوشنمائی سے دلکش معلوم دیتی ہیں پر جلد جاتی رہتی اور فنا پذیر ہیں اور سچی اور حقیقی راحت ان سے حاصل نہیں ہوتی۔ اور آخرکار یہہ بڑا تجربہ کار سب کچھ بطلان سمجھکر یوں نصیحت کرتا ہے کہ خدا سے ڈر اور اس کے حکموں کو مان کہ یہہ ہی انسان کا فرض کلی ہے اس لئے انسان کو چاہئے کہ یہہ دو کام کرے۔ خدا سے ڈرے اور اس کے حکموں کو مانے۔ بس یہہ ہی اس کی بہتری کی صورت ہے۔ اور اگر انسان ان دو باتوں سے بے پرواہ رہیگا وہ ضرور ہلاک ہوجاویگا۔ امثال کی کتاب میں سلیمان فرماتا ہے کہ خدا کا خوف دانائی کا شروع ہے۔ جب آدمی کے دل میں خدا کا خوف ہو تو وہ تمام کام خدا کی مرضی اور خواہش کے مطابق کرنے کو کوشاں و جویاں رہیگا اور یوں بہت شر و خطا سے بچا رہیگا۔ اور تب وہ خدا کے حکموں کو خوشی سے مانے گا نہ کہ خوف سے بلکہ پیار سے۔ اور اس طرح سے خدا کا سچا بندہ ہوکر اس کا مقبول نظر ہوجاویگا لیکن جب تک آدمی دنیا کی تمام چیزوں کو بطلان نہ سمجھیگا تب تک وہ اس نتیجے کو ہرگز نہ پہنچیگا۔ سلیمان نے جب ان تمام چیزوں کا خاطرخواہ امتحان کرلیا تو آخرکار پکار پکار کہتا ہے بطلانوں کا بطلان واعظ کہتا ہے سب کچھ بطلان ہے۔

راقم

جے۔ ایس

---

## کوٹگڈھ میں فصلی عید

(خروج ۲۳: ۱۶ و ۱۹ و امثال ۳: ۹-۱۰)

شکر اس خالق کریم و رحیم پروردگار و رزاق کا جو اپنی گنہگار مخلوق کو امداد و روزی بہم پہنچاتا اور اپنی مٹھی کھولکر سب جانداروں کا پیٹ بھرتا ہے۔ اس کی عنایت سے اس علاقہ میں فصل ربیع خاطرخواہ ہوئی۔ باشندگان کوٹ گڈھ کی فاقہ کشی و گرسنگی کا اندیشہ جاتا رہا بلکہ یہاں سے دیگر علاقوں میں بھی اناج پہنچایا جا رہا ہے۔ اور اب بھی عین تخمریزی و روئیدگی کے وقت باران رحمت الٰہی کا نزول ہوا جس سے آئندہ فصل خریف کی بھی اچھی امید بندھ گئی ہے۔

ناظرین نورافشاں کو یاد ہوگا کہ بیبل کے مذکورہ بالا مقامات سے ظاہر ہے کہ خداوند نے بنی اسرائیل کے لئے ایک فصلی عید ٹھہرائی کہ اپنی زمین کے پہلے پھلوں سے پہلے کو خداوند اپنے خدا کے گھر میں لاکر اس کی شکرگزاری ادا کیا کریں۔ لہذا اسی کے مطابق اس فصل کے موقعہ پر یہاں کے مسیحیوں میں بھی فصلی عید منائی گئی۔ بروز اتوار گیہوں کی فصل کے پہلے پولوں سے گرجا سجایا گیا اور پھولوں و پتیوں سے آراستہ کیا گیا۔ یہاں کے مشنری صاحب کی تحریک سے مشن کے ملازم اور سکول کے طلبا و بعض زمینداروں نے اپنے اپنے کھیت سے جو گیہوں کے پولے اور اناج لاکر گرجا میں خدا کی نذر کئے۔ اس خالق بیچون پروردگار کی حمد و تعریف میں گیت گائے گئے۔ اور خاص شکرگذاری کی عبادت صبح و شام کی گئی۔ ہر دو وقت اسی (فصلی عید) مضمون پر پُراثر وعظ کئے گئے۔ گرجا سامعین سے بھرا ہوا تھا۔ اس روز شکرگذاری کے مجمع کا ایک عجیب نظارہ تھا۔

کاش کہ خدا ہمارے ملک کے قحط زدہ لوگوں پر اپنی نظر رحمت کرے اور ہندوستان کے خشک حصوں پر عین وقت پر باران رحمت الٰہی کا نزول فرماوے تاکہ فصل خاطرخواہ ہو اور وہ بھی ہماری طرح خدا کی شکرگذاری کے لئے ایک فصلی عید مناویں۔

اور شکر گذاری کی قربانیاں چڑھاویں۔ آمین۔

اگرچہ ہندوستان کے اور حصوں کی نسبت اس حصہ میں قحط زدگی کم ہوئی مگر ایک دوسری صورت میں قحط نے ایسا زور پکڑا کہ یہہ حصہ بھی ان حصوں کے مساوی کر دیا یعنے مرگ مویشیاں نے ایسا مُنہہ پسارا کہ ہزارہا مویشیاں کو نگل گئی اور اکثر زمینداروں کے خانۂ مویشیاں کو بالکل خالی کر دیا۔ اُدھر ہند کے دیگر حصوں میں پانی کے لئے دست بدعا ہیں اور اِدھر مویشیاں کے لئے خواہاں و جویاں و عرض رساں ہیں۔ خدا جو اپنے بندگان کا مستجاب الدعوات و دافع الحاجات ہے اپنی سب مخلوق کی حاجتوں و ضرورتوں کو پورا کرے۔

شاید ناظرین میں سے کوئی کہے کہ آپ تو فصلی عید منا رہے ہیں اور پیٹ بھر کے روٹی کھا رہے ہیں مگر کیا آپ کو اپنے ملکی بھائیوں کی بھی کچھ فکر ہے کہ وہ مارے بھوک کے مر رہے ہیں اور رکالراوکال سے کالعدم کو پہنچ رہے ہیں اور جن کے بڑے دردناک حالات و تصویرات اخبارات میں مشتہر ہو رہے ہیں اور جن کے پڑھنے اور سُننے سے کلیجہ پھٹ جاتا و جگر پارہ پارہ ہو جاتا ہے۔ سوائے میرے عزیز ناظرین یہہ امر آپ کی دل شکنی و کم ہمتی کا باعث نہ ہو۔ ہم نے پہلے ہی حب الوطنی و انسانی ہمدردی کو کلام کے موافق کام میں لا کر اور مقدور بھر ان کی فکر کی ہے یعنے اس جگہہ کی چھوٹی و غریب کلیسیا کے ممبران کی طرف سے ایک سو پچاس روپیہ بھیجا گیا ہے اور اب پھر کچھہ جمع ہو رہا ہے۔ لہذا ہم امید کرتے ہیں کہ ناظرین میں سے بھی مقدور بھر اسی طرح ان کی مدد کریں گے۔ کیونکہ خدا کا کلام ہم کو یوں فرماتا ہے کہ "بھلائی و سخاوت کرنا مت بھولو کہ خدا ایسی قربانیوں سے خوش ہوتا ہے" (عبرانی ۱۳: ۱۶)۔

پھر جس کسی کے پاس دنیا کا مال ہے اور وہ اپنے بھائی کو محتاج دیکھتا اور اپنے تئیں دینے سے باز رکھتا ہے تو خدا کی محبت اس میں کیونکر بستی ہے" (۱ یوحنا ۳: ۱۷)۔

اپنے مال میں سے خیرات کر اور کبھی اپنا منہہ کسی کنگال کی طرف سے نہ موڑ تب خداوند تیری طرف سے منہہ نہ موڑیگا۔

مقدور بھر رحم کر اگر تیرے پاس بہت ہو تو بہتایت سے دے۔ اگر تیرے پاس تھوڑا ہو تو کوشش کر کے خوشی کے ساتھ اس تھوڑے میں سے دے کہ اس طرح تو ضرورت کے دن کے لئے اجر نیک جمع کر رکھیگا (توبت ۴: ۷ و ۸ و ۹)۔

وہ جو مسکین پر ترس کھاتا ہے سو خداوند کو اُدھار دیتا ہے اور جو کچھ اس نے دیا ہے وہ اس سے پھر پاویگا (امثال ۱۹: ۱۷)۔

"مبارک ہے وہ جو بیمار اور مسکینوں کی خبر لیتا خداوند بپت کے دن اُسے رہائی دیگا" (زبور ۴۱: ۱)۔

خداوند فرماتا ہے کہ دو تو تمہیں بھی دیا جائیگا اچھا پیمانہ داب داب اور ہلا ہلا کے منہا منہہ گرتا ہوا بھر کے تمہاری گود میں دیں گے۔ کیونکہ جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اسی سے تمہارے لئے بھی ناپا جائیگا (لوقا ۶: ۳۸)۔

اس جہان کے دولتمندوں کو حکم کر کہ وہ سخاوت پر مستعد اور بانٹنے پر خوش رہیں اور آیندہ کو اپنی ایک بھلی بنیاد پیدا کر رکھیں تاکہ ہمیشہ کی زندگی کو پہنچیں (۱ تمطاؤس ۶: ۱۷-۱۹)۔

پس میں تم سے کہتا ہوں کہ جھوٹی دولت سے اپنے لئے دوست پیدا کرو کہ جب تم جاتے رہو ہمیشہ کے مکانوں میں جگہہ دیں (لوقا ۱۶: ۹)۔

"زر کی دوستی ساری بُرائیوں کی جڑ ہے جس کے بعضے آرزومند ہو کے ایمان کی راہ سے بھٹک گئے اور آپ کو طرح طرح کے غموں سے چھیدا ہے" (۱ تمطاؤس ۶: ۱۰)۔

یہہ دولت کسی پاس رہتی نہیں
سدا ناؤ کاغذ کی بہتی نہیں

راقم
جسونت سنگھ کوگڈھ

---

## چھوٹی چیزوں سے خدا کا جلال

واقعہ ۷ تاریخ ماہ حال بوقت ۷ بجے شام لاہور کی۔ اے۔ پی۔ مشن کرسچن انڈیور میٹنگ میں مجھ کو بھی شریک ہونے کا اتفاق ہوا۔ اگرچہ بباعث گرمی یا اور دیگر کاروبار کے شریک بہت کم حاضر تھے۔ تاہم مضمون بڑا فایدہ بخش تھا۔ متی کی انجیل ۱۳ باب ۳۱ آیت سے چند آیات پڑھی گئیں۔ بعد کو تین چار صاحبان نے مضمون کے متعلق اپنے اپنے خیال کے مطابق کچھ بیان کیا۔ وقت کی تنگی اور گرمی کی شدت کے باعث میں اس موقعہ پر نہ بولا۔ پر تو بھی میرے دل میں یہہ چند باتیں جوش مارتی رہیں۔ آسمان پر چھوٹے چھوٹے ستارے اور زمین پر چھوٹے چھوٹے ذرّے اس کا جلال ظاہر کر رہے ہیں۔ سیپی کے منہہ میں پانی کا ایک چھوٹا قطرہ موتی آبدار بنتا ہے۔ موسیٰ کے ذریعہ ایک کثیر گروہ کو غلامی سے آزاد کرایا۔ سلیمان جب کہ نہایت چھوٹا تھا تو نے اس کو اپنے جلال کے واسطے چن لیا۔ نوح کو ایک چھوٹی سی

کبوتری کی معرفت خوشی کی خبر کا ملنا۔ ناصرت ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ وہاں سے تو نے نجات کے پودے کو پرورش کر کے دراز کیا۔ ایک بیوہ کے دو چھدام جو کہ اس کی تمام دن کی مزدوری کا معاوضہ تھا کس دریا دلی اور کشادہ طبیعت سے اس نے خدا کے جلال کے واسطے بیت المال میں ڈالدیا۔ تھوڑی سی روٹیاں اور چھوٹی چھوٹی مچھلیوں سے ہمارے خداوند مسیح نے ہزاروں کو سیر اور آسودہ کیا۔ پطرس ایک چھوٹا آدمی جس کے پہلے وعظ سے تین ہزار اور دوسرے پر دو ہزار یوں کل ۵ ہزار مرد عورت ایک دم مسیح پر ایمان لائے۔ پس اے ناظرین یہہ غور کا مقام ہے۔ ہم اپنی چھوٹی سی زبان اور چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے غرض تمام جسم بلکہ خیال اور ارادے سے دوسروں کو کیا فایدہ پہنچاتے ہیں جس سے ہمارے منجی کا جلال ظاہر ہو۔

راقم

ایم۔ سی۔ نیوٹن۔ از لاہور

---

## نقل عرضداشت باشندگان شہر و علاقہ ٹانک

### جناب العالی

ہم مسلمان و ہندو باشندگان شہر ٹانک نہایت ادب سے حضور کے آگے التماس کرتے ہیں کہ چونکہ ہم نے سُنا ہے کہ ہمارے ہر دل عزیز ڈاکٹر قربان علی اس شہر ٹانک سے عنقریب جانیوالے ہیں۔ پس ہمیں اس خبر کے سُننے سے سخت افسوس ہوا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ہم ان کے منصبی کام کے بارہ میں کوئی اندازہ نہیں لگا سکتے۔ مگر اس میں کلام و شک نہیں کہ جس مستعدی و نیک نیتی سے انہوں نے اپنے کام کو انجام دیا ہے شاید کسی نے کیا ہو۔ سب سے اعلیٰ بات کہ جس پر سب عیسائی بھائیوں کو فخر کرنا چاہیے اور جس پر ہمیں بھی ناز ہے۔ وہ یہہ ہے کہ ان کا چال و چلن نہایت عمدہ بغیر کسی ملاوٹ کے ہے۔ سب سے عمدہ وصف جو ڈاکٹر یا طبیب میں ہونا ضروری ہے وہ کیرکٹر کی عمدگی ہے۔ اور یہہ وصف اُن میں نہایت عمدہ پایا جاتا ہے اگر کسی معمولی خود غرض آدمی نے اپنی ذاتی غرض کے واسطے ان کی کچھ شکایت کی ہے تو ایسے معمولی آدمی کی شکایت قابل اعتبار ہرگز نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ایک آدمی کا تمام لوگوں کو خوش کرنا صرف مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ اس لئے واجباً معروض کہ ہماری اس عرضی پر غور فرما کر ڈاکٹر مذکور کو ہم سے الگ نہ کیا جاوے۔

عرضی

باشندگان شہر و علاقہ ٹانک

العبد۔ محمد امیر عالم خان ممبر کمیٹی شہر ٹانک بقلم خود
" چودھری بدھا مل دستخط ہندی۔
" محمد امیر عالم خان کنجنٹ ممبر کمیٹی ٹانک بقلم خود
" خان بہادر محمد عظیم خان کنڈی بقلم خود
" محمد نعیم خان کنڈی نمبردار شاہ عالم
" مولوی سراج الدین ممبر کمیٹی ٹانک
" دولت خاں بھٹنے نمبردار سکنہ جھنگی
" میر سرور شاہ ساکن کانی گرم
" سید مظفر شاہ سکنہ "
" سید صنوبر شاہ " "
العبد۔ نبی بخش داروغہ شکور
" سید اکبر شاہ سکنہ کانی گرم
" چودھری لوبھن مل ممبر کمیٹی ٹانک
" غلام صدیق خاں داروغہ چونگی ٹانک
" چودھری جیہ رام دستخط ہندی
" کیول کرشن۔ بی۔ اے۔ سٹوڈنٹ
" پوکھر داس عرائض نویس دستخط انگریزی
" پنڈت بلدیو داس
" احمد حسین میونسپل کلرک ٹانک
" چودھری چیلہ رام
" نہال چند حکیم
" شیر محمد خان حکیم
" محمد علی بقلم خود

راقم

قربان علی

---

## بلجیم

بلجیم سے ایک عجیب دغا بازی کی خبر موصول ہوئی ہے جس کا شکار ڈاکخانے کو بنایا گیا تھا۔ وہاں کے چند چالاک شخصوں نے ٹرانسفر پیپر (وہ کاغذ جو نہایت باریک نرم اور صاف ہوتا ہے) اس نمونے کا بنایا کہ جب اُسے ٹکٹوں پر چپاں کیا جاتا تو سرسری نظر میں معلوم نہیں ہو سکتا تھا کہ ٹکٹ کسی کاغذ سے ڈھکا ہوا ہے پھر وہ خط ڈاکخانہ میں پوسٹ کر دیا جاتا اور جب وہ منزل مقصود پر پہنچتا تو ٹکٹ کا خول اتار کر ٹکٹ اندر سے نکال لیا جاتا۔ اس طرح پر ایک ٹکٹ کی مدد سے عرصہ دراز تک خط و کتابت کرتے رہے اور ڈاکخانہ کو ان شخصوں کی چالاکی بہت دیر بعد معلوم ہوئی۔

## پنڈت کرپارام صاحب اڈیٹر آریہ میگزین کے جواب رسالہ ردّ تناسخ پر

### ریویو

پنڈت کرپارام صاحب کے جواب رسالہ ردّ تناسخ کو شایع ہوئے قریب ڈیڑھ سال کا عرصہ گذرا ہمارا خیال یہہ تھا کہ پنڈت صاحب کا جواب رسالہ کی صورت میں چھپ کر جب ہماری نظر سے گذر گیا اس وقت جواب الجواب بھی لکھا جاویگا۔ مگر اب عرصہ ڈیڑھ سال کا منقضی ہوا اور ہمارے رسالہ کے جواب میں ہنوز کوئی جواب رسالہ کی صورت میں شایع نہیں ہوا۔ یہہ جواب جس پر ہم ریویو لکھ رہے ہیں ایک اخبار آریہ میگزین میں شایع ہوا ہے۔ جس کے چند نمبر بڑی جدوجہد سے دو آریہ صاحبوں کی عنایت سے ہمارے ہاتھ لگے۔ پنڈت صاحب موصوف سے زبانی گفتگو میں یہہ قرار پایا تھا کہ وہ ہمارے رسالہ کا جواب لکھکر خواہ بذریعہ اخبار یا رسالہ کی صورت میں ہمارے پاس بھیجیں گے اور ہم اس کی قیمت پنڈت صاحب کی خدمت میں ارسال کریں گے۔ مگر پنڈت صاحب نے معلوم نہیں کہ کیوں اپنی میگزین کے پرچہ جن میں ہمارے رسالہ کا جواب لکھا گیا ہمارے پاس ارسال نہیں فرمایا۔ خیر ان کی مرضی و مصلحت۔ مگر جو نمبر ہم کو دستیاب ہو چکے ہیں اور آیندہ بھی اگر اور دستیاب ہو سکیں گے ہم ان کا جواب بشرط زندگی اخبار نور افشاں میں وقتاً فوقتاً فرصت پا کر لکھتے رہینگے۔ ہم اپنی قلم سے پبلک کو یہہ لکھکر کہنا پسند نہیں کرتے کہ پنڈت صاحب کی دلایل کیسی کمزور ہیں۔ یہہ امر تو ناظرین ہمارے اصل رسالہ اور پنڈت صاحب کے جواب کو پڑھکر خود مقابلہ کر لیں گے۔ مگر تو بھی چند در چند مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے جواب کی اس ریویو میں پڑتال کی جاوے تاکہ ہمارے پنڈت صاحب اور آریہ بھائی یہہ نہ کہیں کہ ہم نے ردّ تناسخ کا ایسا جواب دیا کہ مصنف خاموش رہ گیا اور کچھ جواب بن نہ پڑا۔ ناظرین کو یہہ بھی معلوم رہے کہ پنڈت صاحب نے ہمارے رسالہ کے پہلے باب یا فصل، کا جواب بالکل ہی نہیں دیا ہے پر یہہ کہکر ٹال دیا ہے کہ ”پادری صاحب نے شروع میں جو دو دلیلیں سلسلہ دنیا کی قدامت کی تردید میں دی ہیں وہ بہت ہی کمزور ہیں جس کی تردید ہم آخر میں درج کریں گے کہ انہوں نے منطقی طور پر کیسی غلطی کی ہے“ ہم اس کے جواب میں بالفعل یہہ عرض کرتے ہیں کہ پنڈت جی ہماری دلایل منطقی کمزور اس وقت اہل انصاف آپ ہی جانچ لیں گے جب آپ اس کے جواب میں کچھ تحریر کریں گے۔ مگر ہم ڈنکے کی چوٹ سے یہہ کہے دیتے ہیں کہ ابھی تو ڈیڑھ سال ہوا ہے آپ قیامت تک سوچا کیجئے تو بھی آپ اس مسئلہ کو ثابت نہ کر سکیں گے۔

ابی حضرت اگر دنیا قدیم ہے تو آپ نے اپنے پرمیشر کو بنانے اور گھڑنے کے کام سے بھی محروم رکھا خالق ہونے سے تو آپ منکر تھے ہی اب بنانے سے بھی منکر ہونے لگے۔ واہ حضرت ایک نہ شد دو شد۔ کیونکہ سلسلہ دنیا کی قدامت کے تو یہی معنے ہیں کہ دنیا قدیم ہے۔ آپ کی منطق تو ناظرین پر یہاں سے بخوبی ظاہر ہو جائیگی کہ دنیا جو ترکیب شدہ ہستی ہے اس کو آپ کی منطق قدیم ٹھہراتی ہے۔ پھر حضرت پرمیشر کو بھی آپ قدیم کہتے ہیں۔ اور دنیا کو بھی آپ قدیم مانتے ہیں۔ تو بھلا اب یہہ بتلائیے کہ آپ کی ویدک منطق نے اس مسلم متعارفہ کو توڑ دیا یا نہیں کہ کاریگری اور کاریگر ایک وقت میں نہیں ہو سکتے۔ اسی منطق سے آپ لوگ مالک و ملکیت کو قدیم کہہ رہے ہیں۔ اے ناظرین آپ نے دنیا کی قدامت کی دلیل ہمارے آریہ بھائیوں سے سنی وہ یہہ ہے کہ خدا مالک ہے اور اگر دنیا جو اس کی ملک ہے قدیم نہ ہو تو خدا مالک قدیم کیونکر ہوگا۔ اس لئے دنیا قدیم ہے۔ ایک اور دلیل بھی ہے کہ خدا عالم کل ہے اور علم کا تعلق معلومات سے ہوتا ہے۔ پس اگر دنیا جو معلوم قدیم ہے نہ ہو تو خدا عالم قدیم نہیں ہو سکتا۔

اب ہم دریافت کریں گے کہ مالک و ملکیت و عالم و معلوم کی باعتبار اپنی قدامت و زمانہ کے کی حالتیں قیاس میں آسکتی ہیں۔ ہمارے خیال میں اگر آپ کی فرضی و غلط حالت کو بھی شامل کریں تو تین حالتیں تصور کی جا سکتی ہیں۔

(۱) مالک و عالم اپنی ملکیت و معلوم سے مقدم ہو۔

(۲) مالک و عالم اپنی ملکیت و معلوم سے موخر ہو۔

(۳) مالک و عالم اپنی ملکیت و معلوم کے ساتھ ایک وقت میں ہو۔ دوسری حالت تو ہمارے آریہ بھائی خود خدا کی نسبت تسلیم نہ کریں گے کیونکہ ظاہر ہے کہ خدا اپنی ملکیت اور خدا عالم اپنی معلوم سے موخر نہیں ہو سکتا۔ تیسری حالت جو ہمارے پنڈت جی خدا مالک کی نسبت بتلاتے ہیں وہ اس لئے غیر ممکن ہے کہ مالک و ملکیت میں کوئی علاقہ و نسبت تو ہے نہیں کہ ایک مالک ہو اور دوسری ملکیت کیونکہ زمانہ کے اعتبار سے دونوں قدیم ہیں اور دونوں



واجب الوجود۔ پس ایک واجب الوجود دوسری واجب الوجود پر کیونکر مالک ہو سکتا ہے۔ اس کی وجہ ہمارے آریہ بھائی و پنڈت جی اب تک ہمیں نہیں بتلا سکے اور اغلب ہے کہ حشر تک بھی بتلا نہ سکیں گے۔

ثانیاً۔ جب خدا اور ملکیت اور عالم و معلوم میں کوئی نسبت نہیں ہے یعنے خدا نہ خالق ہے نہ بنانے والا تو ہم اس کو محض اتفاق کہیں گے کہ خدا کو ملکیت اور دنیا دونوں خوش قسمتی سے ہاتھ لگ گئیں۔ بقول شخصے۔ اندھے کے ہاتھ بٹیر لگ گئی۔ پس ہر شخص جو تھوڑی سی بھی سمجھ رکھتا ہو اس اتفاق کو خدا کے خالق ہونے سے زیادہ قابل اعتراض اور دشوار امر تصور کریگا۔ کیونکہ ایسا اتفاق عقلاً نہ صرف محال ہے بلکہ کسی کے تجربہ میں نہیں آیا۔

ثالثاً۔ ہمارے پنڈت جی اس اتفاق میں بڑی مشکل تو یہہ ڈالے دیتے ہیں کہ عالم کے لئے دنیا معلوم کو بحیثیت موجودہ قدیم ٹھہراتے ہیں کیونکہ دنیا کے سلسلہ قدامت کے قایل ہیں۔ ہاں اگر وہ اس امر پر قایم رہیں کہ دنیا کی علت مادی قدیم ہے۔ اور دنیا جو ترکیب شدہ ہستی ہے وہ بعد کو بنی تو ایک گونہ عقل کی بات تھی۔ مگر وہ علت و معلول کو ایک ہی وقت میں قرار دیتے ہیں جو صریح باطل ہے۔ اب رہی ایک حالت یعنے نمبر (۱) کہ مالک اپنی ملکیت اور عالم اپنی معلوم سے مقدم ہو۔ ہمارے خیال میں یہی حالت خدا کی نسبت عقل کے نزدیک صحیح و راست معلوم ہوتی ہے کیونکہ ہمارے آریہ بھائی یہہ تو اپنے پرمیشر کی نسبت کہہ نہیں سکتے کہ خدا کو ملکیت اپنے باپ خدا سے وصیت کی گئی یا تارکے و وراثت میں دی گئی۔ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ خدا نے اس ملکیت کو خود اپنی مرضی و قدرت و علم سے خلق کیا۔ ہمارے خیال میں یہہ آپ کے اصول فلسفہ اور الہیات کی بڑی غلطی ہے جو خدا کو مالک بغیر قدامت وجود موجودہ دنیا اور عالم کل بغیر قدامت وجود موجودہ دنیا کے نہیں مانتے۔ ہمارے نزدیک خدا عالم مطلق اور مالک مطلق ہے جس کا مفہوم یہہ ہے کہ وہ اپنی ذات و صفات میں ہر شے پر قادر ہے۔ اور ہر امر کا علم رکھنے والا و مالک ہے۔ مگر ان چیزوں کا ظہور و وجود اس کی ذات و صفات کے لئے ہمیشہ لازمی نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات میں غنی و بے نیاز ہے۔ وہ ایسی ہزاروں دنیا پیدا کر سکتا اور فنا کر سکتا اور ہماری اس دنیا کے سوا اور بھی ہزاروں لاکھوں دنیائیں اور مخلوقات اس کی خلقت میں موجود ہیں جن کا علم ہم انسانوں کو نہیں۔ اس لئے وہ عالم کل اور مالک کل ہے۔ نہ اس چھوٹی سی دنیا کے پیدا کرنے اور اس کا علم رکھنے سے جس کے حدود ایشیا۔ یوروپ۔ افریقہ و امریکہ ہیں۔ اور نہ وہ اس ملکیت کا محتاج ہے کہ تو بہ توبہ اگر یہہ دنیا نہ ہوتی تو وہ اپنی خدائی و ذات و صفات کی کمال و خوبی میں محتاج ہوتا۔ یہہ اس کی شاہانہ مرضی و شان ہے کہ اس نے اس دنیا اور اور دنیاؤں کو پیدا کیا۔ اگر وہ نہ پیدا کرتا تو بھی خدا رہتا۔ آپ کے خیال میں خدا بھی مثل کسی ساہوکار و بادشاہ کی ہے کہ اس کے لئے دولت و ملکیت و ملک کی ضرورت ہے اور یہہ نہ ہوں تو اس کی خدائی میں گھاٹا آجائے۔ نہیں آریہ بھائیو خدا ان میں سے کسی کا محتاج نہیں۔ وہ پیدا کرکے دنیاؤں کو موجود و قایم رکھے تو بھی خدا ہے اور فنا کرے تو بھی خدا ہے اور پیدا نہ کرے تو بھی خدا ہے۔ وہ ان تینوں حالتوں میں سے کسی کا محتاج و غلام نہیں۔ وہ ان سب سے بلند و بالا ہے۔ اور طرفہ یہہ کہ آپ اس کو ایسا مالک ٹھہراتے ہیں جس نے نہ کچھ پیدا کیا۔ نہ بنایا بلکہ اتفاق سے مالک بن بیٹھا۔ جس سے اس کی محض ہتک و ذلت متصور ہے۔ پر مشکل تو بھی دفع نہیں ہوتی کیونکہ ایسا مالک بنانے سے وہ مالک ثابت نہیں ہوتا۔ اور ہم اس کو ایسا مالک مطلق بتاتے ہیں جو پیدا کرے یا نہ کرے وہ ان چیزوں کا کسی حالت میں بھی محتاج نہیں س

ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا

آپ کے سمجھنے کے لئے موٹی مثال بھی لکھے دیتا ہوں۔ سنئے۔ زید ایک کاریگر ہے جس کو بندوق اور طرح طرح کے اوزار بنانے کا علم و کاریگری آتی ہے۔ اب اس کو اختیار ہے کہ جب چاہے بناوے جب چاہے نہ بناوے۔ نہ بنانے سے اس کی کاریگری و علم میں کچھ بٹہ نہیں لگ جاتا۔ اور بنانے سے وہ کچھ اپنی ذات و صفات سے بڑھکر زیادہ مرتبہ و اختیار حاصل نہیں کرتا۔ لوہار کا لوہار ہی رہتا ہے۔ ہاں یہہ ہو سکتا ہے کہ اگر وہ بناتا رہے تو اپنے علم و کاریگری میں مشاق رہیگا اور ترقی پر ترقی کرتا رہیگا۔ اور نہ بناتے رہنے سے مشق رو بہ تنزل ہو جایگا۔ مگر خدا ایسا کاریگر نہیں کہ اس کو مشق کی ضرورت ہو یا وہ کبھی اپنی کاریگری بھول جاوے۔ اب پنڈت جی یہہ اعتراض کرینگے کہ خدا نے جب اپنی کاریگری سے کچھ بنایا نہیں تو وہ کاریگر ظاہر نہیں ہو سکتا۔ اچھا صاحب اگر وہ دنیا بناکر اپنی کاریگری ظاہر نہ کرتا تو اس کی خدائی میں کون سی گھٹتی آجاتی۔ وہ

اپنے علم و کاریگری کو بھول تو سکتا نہ تھا۔ اور بناکر ظاہر کرنے میں شکگو یا پیرس جیسی نمایش گاہوں میں اس نے انعام پانا نہ تھا۔ اور نہ اس مخلوقات کو بناکر کسی دوسرے خدا سے لڑنے کے لئے پلٹن تیار کرتا تھا۔ اور نہ اس کے خزانہ شاہی میں روپیہ کی کچھ کمی تھی کہ وہ اپنی مخلوقات کے وسیلہ سے ٹیکس و لگان وصول کرکے اپنے خزانہ کو بڑھاوے۔ بس دنیا کو اگر بناکر ظاہر کیا تو کیا اور ظاہر نہ کرتا تو کیا۔ اے آریہ بھائیو وہ کسی حالت میں ملکیت کا محتاج نہیں جیسا آپ سمجھے ہوئے ہیں۔ اس کی ذات مستغنی ہے۔ ملکیت ہونے میں اس کا کچھ بڑھتا نہیں اور نہ ہونے میں اسکا کچھ گھٹتا نہیں۔ باقی آیندہ

راقم

غلام مسیح۔ از مین پوری

---

## وفات حسرت آیات

پھول تو کچھ دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

بڑے افسوس کی بات ہے کہ ڈاکٹر جان وایٹ ہوس صاحب وارد حال اجمیر۔ یو۔ پی۔ مشن کے بعارضہ ہیضہ ۱۰ جون سن حال کو انتقال کر گئے۔ موت تو سب پر لاحق ہے مگر ایک غنچہ کا بن کھلے مرجھا جانا ایک نوجوان کا عین عالم شباب میں بن دکھلائے اپنے کل جوہر کے اس دنیا سے رحلت کر جانا افسوس ہے۔ علاوہ اس کے ایسے شخص کا مرنا جس کی زندگی سے فایدہ عام پہنچتا تھا گنجایش ارمان کی چھوڑ جاتا ہے۔ صاحب مرحوم کے مرجانے سے یہہ ارمان رہ گیا کہ کاش وہ زندہ رہتے اور اپنی زندگی کی پوری دوڑ کو جو قوم کی خدمت کے لئے وقف تھی پورا کرتے مگر اس احکم الحاکمین نے یہہ ہی بہتر سمجھا کہ اس کو بالاتریں خدمت کے لئے اپنے پاس بلا لیوے۔ خدا کے بندوبست و انتظام اور تدبیروں پر ہمارا پورا بھروسہ ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ اس نے کیا سو اچھا کیا۔ اس ایمان کو ملحوظ خاطر رکھکر ہم کو کچھ شکایت نہیں ہو سکتی۔ مگر مسلم ہے کہ انسان کے مرجانے کے بعد اس کے افعال پیروی کرتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب مرحوم سے مہاراجہ پرتاپ سنگھ جی صاحب جودھپور نہایت خوش تھے اور چاہتے تھے کہ ان کو اپنے یہاں ملازم رکھیں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب موصوف نے تو ہرگز خیال اس امر کا نہیں کیا۔ چونکہ خدا کے کام کے واسطے ہندوستان میں بھیجے گئے تھے آپ نہایت ہی بااخلاق و بامروت حلیم مزاج شخص تھے۔ ہرکس و ناکس سے یکساں پیش آنا۔ ہر ایک سے ہمدردی کرنا خواہ ادنی ہو یا اعلیٰ وہ جانتے تھے۔ ساری اجمیر آپ کا افسوس کرتی ہے۔ خدا ہر ایک بشر کو ایسا ہی نیک دل دیوے جیسا کہ ڈاکٹر جان وایٹ ہوس صاحب کو عطا کیا تھا۔ مگر اب اس نیک بیوہ پر محشر بپا ہے کہ پیارا شوہر ان کا ان سے جدا ہے ؛

---

## علم کی قدردانی

سری مہاراجہ سردار سنگھ جی صاحب بہادر والی ریاست جودھپور نے ایک عیسائی ہیڈ ماسٹر صاحب کو بابت چھپوانے ایک انگریزی کتاب جو طلبا کو مفید ہے پورے یکصد روپیہ عنایت کئے۔ خدا ایسے فیاض قدردان مہاراجہ صاحب کو سلامت رکھے جس سے ہندوستان میں علم کی ترقی رہے اور یہہ ہی سبب علم حاصل کرنے کا بھی جانا گیا ہے کہ جو علم کی قدر کی ہے۔ کاش کہ سب والیان ریاست کو علم کی قدردانی کرنے کا خیال رہے جیسا کہ سری مہاراجہ صاحب جودھپور نے کی تو یہیں خوشنودی کا باعث لوگونکو ہوگا ؛

راقم

جے۔ بی۔ ایم از سانبھر راجپوتانہ

---

## جلسہ ٹمپرنس سوسایٹی مجیٹھہ

کل بروز بدھ مورخہ ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء کو بوقت ۶ بجے شام کے قصبہ ہذا میں ٹمپرنس سوسایٹی کا جلسہ منعقد ہوا۔ مسٹر اے۔ پیٹرز ہیڈ ماسٹر مشن سکول مجیٹھہ اس کے پریزیڈنٹ قرار پائے۔ مجلس میں طلبائے مدرسہ مسطورہ اور دیگر باشندگان شہر بھی شامل تھے۔ تعداد حاضرین خاصی تھی۔ اور جو اصحاب تشریف لائے تھے انکے گفتگو اور تذکرہ سے اظہر تھا کہ وہ سوسایٹی مذکور کے انعقاد کے بدل حامی ہیں۔ کیونکہ بہت سے احباب نے یہہ فرمایا کہ اگر گاہ گاہ ایسی ہی سبھائیں مقرر ہوا کریں اور ایسی ہی سرگرمی کے ساتھ لکچر ہوا کریں تو وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ باشندگان قصبہ کو بہت فایدہ پہنچے اور خصوصاً نازک اٹھتے ہوئے نونہال اس دیو بداعتدالی سے بچکر ناموس قصبہ کے قیام کا باعث ہونگے۔ قبل ازیں سوسایٹی مذکور مدرسہ میں ہوا کرتی تھی۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ مدرسہ کے معلمین اور متعلمین سے محدود تھی۔ مگر اب بہ تحریک لالہ امین چند صاحب سابق متعلم بی۔ اے۔ کلاس گورنمنٹ کالج لاہور

یہہ مناسب خیال کیا گیا ہے کہ آیندہ کو مجلس مذکور کا انعقاد سردار سندر سنگھ صاحب کی حویلی میں جو کہ عین شہر کے درمیان میں واقع ہے ہوا کرے تاکہ عوام الناس اس کے درس اور تدریس سے مستفید ہو سکیں۔ اس لئے جناب پریزیڈنٹ صاحب نے اوّلاً تو انجمن کے مقاصد اور محاسن بیان فرمائے۔ اور ثابت کیا کہ ایسی ایسی سبھاؤں کے قیام سے نہ صرف دنیوی بلکہ دینی فوائد بھی حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور بعدہٗ لالہ امین چند صاحب موصوف کو کھڑے ہونے کی اجازت دی۔ لالہ صاحب موصوف نے پہلے تو جناب میر مجلس صاحب اور دیگر احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اور پھر اختصاراً بیان فرمایا کہ انسان کو کس طرح سے دنیا میں اور کیونکر آخرت میں سُکھ مل سکتا ہے۔ اور بعدہٗ شراب چوٗر۔ اور چانڈو اور بھنگ اور چرس نوشوں کے فرضی نام رکھکر ان کی واہی دلایل کو پیش حاضرین کر کے دکھلایا کہ موسومہ منشی اشیا سے بجز نقصانات کے کسی طرح کا فایدہ حصول نہیں ہو سکتا بلکہ ان بُری چیزوں کے جو لوگ شکار ہو جاتے ہیں وہ دین اور دنیا سے گئے گذرے ہو جاتے ہیں اور جو دلایل وہ لوگ اُن کے استفادہ کے بارے میں پیش کرتے ہیں ہرگز ہرگز کوئی سلیم العقل انسان قبول نہیں کر سکتا بلکہ بآسانی تمام ثابت کر سکتا ہے کہ ان کی وجوہات بالکل ہیچ اور بودچ ہیں۔ اور پھر اپنے اہل قصبہ کی خدمت میں اپیلاً عرض کیا کہ ہم سب بھائیوں کو متفق ہو کر ان واہیات اشیا کے نتیجہ سے ان بھائیوں کے بچانے کی کوشش کرنی چاہیئے جو کہ فی الحال ان کے شکار ہو چکے ہیں اور مزید براں سعی بلیغ کریں۔ کہ ہماری آنے والی نسل جس پر ہماری تمام آیندہ امیدیں منحصر ہیں وہ ان قبیح چیزوں کے استعمال سے بچ جاویں اور ایسی ایسی صحبتوں اور مجلسوں میں نہ مل سکیں جن سے ان کی ان بد عادات میں گرفتار ہونے کا اندیشہ ہو سکتا ہو۔ اور یہہ بھی امید ظاہر فرمائی کہ مجھے واثق امید ہے کہ جناب پریزیڈنٹ صاحب جو کہ قصبہ ہذا کے مدرسہ کی ہیڈ ماسٹری کے عہدہ پر تھے منجانب مشن متعین ہیں۔ حسب معمول سابق نہ صرف اپنے ہی متعلموں کو بلکہ دیگر اہل قصبہ کو بھی اپنے درس اور نصایح سے مستفید فرماتے رہیں گے۔ بعد ان کے مولانا مولوی کریم الدین صاحب اول مدرس فارسی مدرسہ مذکور کھڑے ہوئے۔ اور نہایت مدلل اور عالمانہ تقریر سے یہ ثابت کیا کہ باوجودیکہ ٹمپرنس سوسائٹیاں ہمارے ملک میں قایم ہیں اور قایم ہو رہی ہیں۔ مگر دیکھا جاتا ہے کہ شراب کی فروخت اور کثرت روزانہ ترقی پذیر ہے۔ وجہہ اس کی کیا ہے؟ اور جواباً ذکر فرمایا کہ میرے خیال میں اس ترقی اور کثرت کی وجہہ بجز ہمارے ملک کی جہالت اور لاعلمی کے اور کچھ نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ہم لوگوں کا اوّل فرض یہہ ہے کہ ہم لوگ اپنے اہل ملک کی بچوں تعلیم کی طرف دلائیں تاکہ وہ ان تمام منشی اشیا کے محاسن اور قبایح خود دیکھکر ان سے بچنے کی سعی کریں۔ اور آخر میں اپنی طویل تقریر کو اس دعا پر ختم فرمایا کہ خداوند کریم ہمیں توفیق دیوے کہ ہم لوگ جو کچھ کہتے ہیں اس پر خود عامل ہوں اور دوسروں کو اس کی طرف رجوع دلا سکیں۔ بعد ان کے سابق سیکرٹیری سکول ٹمپرنس سوسایٹی نے کھڑے ہو کر قبل الذکر بولنے والوں کی تائید کی اور افیون کے نقصان بھی بیان کئے۔ اور یہہ بھی ذکر کیا کہ ہمارے ملک میں اکثر مائیں اپنے روتے بچوں کو خاموش رکھنے کی خاطر ان کو افیون کے عادی کر دیتی ہیں اور بعض لوگ کسی بیماری کے سبب چند روز تک افیون کا استعمال کرتے ہیں اور اس طرح سے اس کے عادی ہو جاتے ہیں۔ بعد ازاں اور بھی دو تین احباب نے تائید کی کہ بلا شبہ یہہ سب اشیا مضر ہیں اور اُن کے استعمال کا روکنا نہایت ضروری ہے۔ اور آخر میں یہہ تجویز پیش ہوئی کہ سوسایٹی کے اراکین تجویز کئے جاویں اور تمام اصحاب کے اتفاق رائے سے سابق پریزیڈنٹ صاحب یعنے مسٹر اے۔ پیٹرز صاحب پریزیڈنٹ مقرر ہوئے۔ اور مولوی معراج الدین مدرس مشن سکول مجلیٹھہ سیکرٹیری مقرر ہوئے اور بڑی خوشی سے سبھا برخاست ہوئی فقط ؛

راقم

امام الدین

**ترکی عورت کی فیاضی** قسطنطنیہ کی ایک مسلمان بیوہ نے اپنا تمام اندوختہ (قریباً ڈیڑھ سو روپیہ) قحط زدہ ہند کیواسطے چندہ دیدیا ہے۔ اس فیاض لیڈی نے پہلی ہی دفعہ ایسا نہیں کیا بلکہ پہلے بھی بارہا ایسا کر چکی ہے۔ چنانچہ محاربہ روم اور یونان کے وقت اپنی کل جمع جتھا (قریباً تین سو روپیہ) شہیدوں کی بیوگان اور مجروحوں کی امداد کے واسطے دیدیا تھا۔ سال گذشتہ میں بھی اس نے آیدین کے زلزلوں سے مصیبت زدہ لوگوں کیواسطے ستر روپیہ دیئے تھے ؛

مہم چین کے ساتھہ ۲۰۰ دھوبی بھی جاویں گے ؛

# چندر لیلا سادھنی کا قصہ

## پہلا باب

## پیدایش شادی اور بیوگی کا حال

زبور ۶۳

خدا تو میرا ہی خدا - میں تڑکے تجھے ڈھونڈونگا

ہی پیاسی میری جان

زبور ۵۱ آیت ۲

میری سب بُرائی کو مجھسے تو بخوبی دھو

میری خطا کر معاف مجھکو کر تو پاک وصاف

ملک ہندوستان کے صوبہ نیپال کے پہاڑی حصہ میں ایک برہمن تھا جو کہ راجہ کا پروہت تھا یہہ شخص دولتمند اور صاحب اقبال اور اپنے خاندان میں عزت دار تھا کیونکہ پشت بہ پشت اس کے باپ دادے راجہ نیپال کے پوجاری تھے اور اس کے خاندان میں پہلوٹھا بیٹا راجہ کا پوجاری بنایا جاتا تھا اور لوگوں میں یہہ درجہ بڑا بھاری اور پاک خیال کیا جاتا تھا-

عرصہ ساٹھ برس کا ہوا - جو اس برہمن کے گھر میں ایک بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام انہوں نے چندر[۱] لیلا رکھا - اس لڑکی کی شادی سات برس کی عمر میں بڑی دھوم دھام سے ایک لڑکے کے ساتھ ہوئی جس کا باپ پروہت کا کام کرتا تھا - اور یہہ لڑکا بھی اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا تھا - اس لڑکے کی شادی سے والدین کی امید تھی کہ اس کی اولاد سے پروہتگی کی وراثت خاندان میں قایم رہیگی -

پر افسوس صد افسوس کہ شادی کے دو برس بعد چندر لیلا کے سسرال سے یہہ غم کی خبر آئی کہ چندر لیلا کا خاوند مر گیا ہی - اور خاندان میں بڑا بھاری ماتم ہوا - کیونکہ اس لڑکے کے وسیلے جو کہ وراثت کا درجہ تھا اُن کی امید ٹوٹ گئی ہی اور چندر لیلا بھی اپنے خاندان میں کم بخت اور بدبخت نظر آنے لگی چندر لیلا ۱۲ سال کی عمر تک اپنے والدین کے گھر میں رہی اور اپنے باپ سے جو کہ تعلیم یافتہ تھا - تعلیم حاصل کرتی رہی - اپنی زبان اور سنسکرت زبان سے واقف ہو گئی - جب اس کی عمر ۱۳ سال کی ہوئی تب اپنے باپ کے ہمراہ جگن ناتھ کو گئی جو کہ بہت ہی دور و دراز اور تکلیف کا راستہ تھا. اس کے باپ کا یہاں پر وہی حال ہوا جو کہ اور ہزاروں جاتریوں کا ہوتا تھا - کہ وہ یکایک مر گیا - اور اپنے مرتے وقت اپنی بیٹی چندر لیلا کو پاس بُلا کر کہا - اے میری بیٹی اب میں ہمیشہ کے لئے تجھ سے جُدا ہوتا ہوں - اور یہہ کنجیوں کا گچھا لو اور جب تم اپنے گھر میں پہنچو تو جن صندوقوں کی یہہ کنجیاں ہیں - ان کو کھولو اور ان میں جو کچھ مال زیور ہیں وہ سب تمہارا ہی جو کہ تمہارا متوفی خاوند تمہارے واسطے چھوڑ گیا ہی - چندر لیلا نے اپنے باپ سے کنجیاں لے لیں اور غمزدہ ہو کر اپنے باپ کے پاس بیٹھی رہی - جب وہ مر گیا لوگوں نے اس کو مرگھٹ میں پہنچا کر ہندو مذہب کے مطابق جلا دیا - اور اب بیچاری چندر لیلا یتیم اور اکیلی رہ گئی - چند روز کے بعد اور جاتریوں کے ساتھ اپنے وطن کو واپس آئی اور تمام سال اپنے مذہبی کتابوں کے پڑھنے اور غور کرنے میں خرچ کئے - ہندو مذہب کو تمام اچھی طرح سے دریافت کیا - اور ان کتابوں میں تمام متبرک جگہوں کا حال بھی دریافت کیا جو کہ ہندوستان میں تھیں - جہاں لوگ تیرتھ کرنے جاتے ہیں - ان سے ان اصولوں کو معلوم کیا جن سے گناہوں کی معافی ہوتی ہی - اور خاص گناہ کی معافی کی بابت جسکی آرزو چندر لیلا کو تھی اور وہ یہہ تھی کہ جس گناہ کے سبب عورت بیوہ ہو جاتی ہی وہ گناہ چار دھام[۲] کے تیرتھ کرنیسے معاف ہو جاتا ہی -

چندر لیلا نے اپنے دل میں ارادہ کیا کہ میں یہہ تیرتھ گناہ کی معافی کے لئے ضرور کرونگی اور جو ہندو مذہب کی کتابوں میں ہدایات لکھی ہوئی ہیں انکو خوشی سے بجالاؤنگی ؛

چندر لیلا نے ایک بڑی لمبی ہمیانی طیار کی - اور ان صندوقوں میں سے تمام زیور اور اشرفیاں نکال لیں جس کی چابیاں اس کے باپ نے اس کے حوالہ کی تھیں اور اس ہمیانی کو اپنی کمر پر باندھ لیا - اور تمام کپڑے بھی گٹھڑیوں میں باندھ لئے - اور دو اپنی معتبر خادمہ کو بُلا کر اپنا ارادہ ظاہر کیا اور کہا اگر تم میرے ساتھ چلوگی تو تم کو بہت سی برکتیں حاصل ہونگی جو ہمیشہ تک قایم رہینگی - ان دونوں خادمہ نے منظور کیا ؛

چندر لیلا ایک رات جبکہ تمام گھرانا سوتا تھا یہہ کم سن ناتجربہ کار اپنے گھر سے خدا کی تلاش میں روانہ ہوئی اور کوہستانی راستہ کو طے کر نہیں سات روز گذر گئے چونکہ سواری کا کوئی انتظام نہ تھا اسلئے پیدل چلنا پڑا - اور جب بہت تھک جاتی تو ٹہلی کرایہ پر لیکر سوار ہو جاتی - اور چندر لیلا خواہ پیدل یا سوار ہوتی ہمیشہ اپنی مالا جپتی جاتی تھی - ویدا اور شاستر سے جو کچھ اس کو زبان یاد تھا ورد کرتی جاتی تھی -

[۱] چندر لیلا - چاند کی کرنوں کی کھلاڑی ؛

[۲] ہندوستان کے چاروں کونوں پر جو متبرک جگہہ ہیں اُنکے جاترا کرنیکو چار دھام کہتے ہیں ؛

# واقعات اور رائیں

نیویارک کی مشہور کانفرنس کی طرف سے جو پچھلے اپریل میں واقعہ ہوئی تھی ہمارے ہردلعزیز اور مہربان لارڈ کرزن صاحب سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ اکومینیل کانفرنس میں تشریف لاویں اور اس کی ممبری کو قبول کریں۔ حضور لاٹ صاحب نے اس دعوت کے جواب میں فرمایا ہو کہ میں شکرگزار ہوں کہ آپ نے مجھے اکومینیل کانفرنس متعلقہ فارن مشنز کا آنریری ممبر ہونے کے لئے دعوت کی ہو۔ اغلب نہیں ہو کہ میں اس کانفرنس میں حاضر ہو سکوں مگر ایسی کوششوں کے ساتھ جو کرسچن مشنز کے بڑے کام کو پھیلانے کے لئے کی جاتی ہیں ہمدردی رکھتا ہوں۔ اس لئے میں بڑی خوشی سے اس کانفرنس کی ممبری کو جو مجھے پیش کی گئی ہو اختیار کر کے اس کانفرنس کے ساتھ اپنے دلی میل کو ظاہر کرتا ہوں ؛ آئندہ سال کے لئے ڈاکٹر چارلس کو تھبرٹ ہال ہیکل لکچرار مقرر ہوئے ہیں ؛

لارڈ سالسبری اور مشنری صاحبان۔ لارڈ سالسبری نے پچھلے مہینے۔ ایس۔ پی۔ جی۔ کے پچاس سالہ جلسے کے موقعے پر جو سپیچ دی تھی اس پر ہمارے ملک کے غیر مسیحی اخبارات نے بیان کیا ہو کہ لارڈ سالسبری نے مشنریوں کو غیر مسیحی ملکوں میں امن کے مخالف تبلایا ہو۔ مگر یہہ ان اخبارات کی غلط فہمی ہو۔ اب وہ تقریر پورے طور پر چھپ کر ہندوستان میں پہنچ گئی ہو۔ اس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہو کہ لارڈ سالسبری بجائے اس کے کہ مشنریوں کی مخالفت کریں ان کے ساتھ بہت ہمدردی ظاہر کرتے اور ان کے کام کی تعریف کرتے ہیں۔ ہم اپنے غیر مسیحی ہم عصروں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اب اس تقریر کو بغور پڑھیں اور بتلائیں کہ انکے ریمارک صحیح ہیں یا غلط ؛

مرزا غلام احمد قادیانی۔ مرزا صاحب بہت چاہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح سے محمدی اور مسیحی ان کو مسیح موعود مان لیں۔ اس واسطے اب انہوں نے ایک اور اشتہاروں کا سلسلہ نکالنا شروع کیا ہو۔ ان میں سے پہلا نمبر نکل چکا ہو۔ ہمارے خیال میں اس اشتہار میں مرزا صاحب کی طرف سے اعلیٰ درجہ کی خود پسندی اور مغروری ظاہر کی گئی ہو۔ ہم مرزا صاحب کو ایسے اشتہاروں کے جواب میں صرف اسی قدر کہنے پر اکتفا کرتے ہیں کہ شاید مسلمان آپ کے ان اشتہاروں سے آپ کو مہدی قبول کر لیں۔ مگر مسیحی تو آپ کے ان اشتہاروں کی اس قدر پرواہ کرتے ہیں کہ ردی میں پھینکیں کیونکہ مسیحی آپ کی زندگی سے کافی واقفیت رکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ آپ کی زندگی مسیح کے مزاج کے بالکل برعکس ہو ؛

پہاڑی قوموں میں باطل پرستی کی نظیر۔ سیٹینل سکول لکھنؤ کے مسٹر یو۔ آر۔ کلیمنٹ اپنے سکول کی چھٹیوں میں مع اپنے بال بچوں کے المورا کو تشریف لے گئے۔ ایک دن ان کے بچے المورا سے کوئی ایک میل کے فاصلے پر سیر کرنے کے لئے گئے۔ جب ان کے واپس آنے میں بہت دیر ہوئی تو صاحب تلاش کرنے کو گئے۔ اس وقت کسی قدر اندھیرا ہونے لگا۔ وہ ایک چھوٹے سے گاؤں میں اپنے لڑکوں کی نسبت دریافت کرنے کے لیئے گئے۔ اس گاؤں کے جاہل باشندوں نے سمجھا کہ ان کی دیوی دکھوتیا آگئی ہو جو لڑکوں کو پاؤں سے پکڑ کر لے جاتی اور انہیں مار ڈالتی ہو۔ فی الفور بہت سے لوگ جمع ہوئے کلیمنٹ صاحب پر پتھر پڑنے لگے اور لاٹھیوں سے مارنے لگے۔ اس سے ان کو ایسی چوٹیں لگیں کہ وہ کچھ منٹوں کے لئے بیہوش ہو گئے۔ ہوش میں آ کر دیکھا کہ ان کے ہاتھ بندھے ہیں اور لوگ انہیں پکڑ کر ایک اندھیاری کوٹھڑی میں لے جا رہے ہیں جہاں وہ ان کو بند کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اپنے تئیں چھڑانے کی کوشش کی اور کسی نہ کسی طرح سے المورا کے مجسٹریٹ کو خبر پہنچائی۔ مجسٹریٹ صاحب نے بیس شخصوں کو سزا دی ہو ؛

اس دفعہ کلکتہ یونیورسٹی کے۔ بی۔ اے۔ کے کامیاب طالب علموں میں سے سب سے اول نمبر لڑکی کا نام پڑھکر ہم کو خوشی ہوئی ہو۔ وہ لوگ کہاں ہیں کہ جو کہا کرتے ہیں کہ لڑکیاں لڑکوں کی مانند تعلیم حاصل کرنیکے قابل نہیں ہیں ؛

چرچ آف سکاٹ لنڈ مشن نے یوروشینوں کی مدد کے لئے یہہ تجویز کی ہو کہ دارجیلنگ مشن کے متعلق نمبانگ اور کالمپانگ میں ٹریننگ ہوم بنائے بنائے جاویں اور ان میں برٹش کالونیوں میں بھیجنے کے لئے یوروشینوں کے بچوں کو تیار کیا جاوے۔ وہاں کوئی دیسی ملازم نہیں رکھا جاویگا اور بچوں کو بڑھئی اور دیگر قسم کے ہاتھ کے کام سکھلائے جاویں گے۔ وہ بچے ایسی لیڈیوں کے زیر حفاظت رہیں گے کہ جو اس قسم کے کام کے لئے خاص لیاقت رکھتی ہیں ؛

## دستور العمل اخبار نور افشاں لودیانہ

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ ........ عہ ۱؍
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ ........ ۱؍ ۲؍
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ ........ ۲؍
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ ........ ۳؍
قیمت دو کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے
نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی ........ ۲؍
بغیر ضمیمہ ........ ۱؍


## نوٹس

واضح رہے کہ کسی نئے خریدار کے نام اخبار نور افشاں لودیانہ بغیر قیمت پیشگی ارسال کئے جاری نہیں ہوگا۔ پر صرف ایک دفعہ نمونہ کا پرچہ ارسال کیا جاویگا جبکہ کوئی نیا خریدار اخبار لینے کی درخواست کرتا ہے۔ اور نیز امسال کسی خریدار کو تخفیف قیمت اخبار نہ ہوگی ؎

اڈیٹر ؎



## رسید زر

مسٹر جے۔ ٹی کرشن صاحب۔ دھرم سالہ ۳؍
مسٹر جے۔ ہملٹن صاحب ہ؍ مولوی سکندرہ۔ آگرہ عہ ۱؍
مسٹر زیڈ بختاور سنگھ صاحب ڈیل پور ۲؍
مسٹر بھگتول صاحب۔ لائل پور۔ بابت بچہ بچے سکول عہ ۱؍
مسٹر فیض مسیح صاحب۔ امرتسر ۲؍
مسٹر رابٹ البشرداس صاحب چکراتہ ۲؍
مسٹر یوحنا خدا الصاحب۔ لاہور۔ بابت بقیہ ۱۲؍
پادری۔ جے فلمنر صاحب واسطے پادری جے بدیکی حنا ۳؍
مسٹر جے جیمس صاحب۔ کسولی ۲؍
پادری رابٹ جاروس صاحب۔ لاہور ۲؍
پادری۔ ٹی۔ ای۔ ہالیڈے صاحب گوجرانوالہ بابت پرچہ بچے سکول ۲؍
ڈاکٹر ڈبلیو۔ بی۔ ہیوڈ صاحب ڈیرہ اسمعیلخاں بابت اشتہار انگریزی عہ
ڈاکٹر ایف۔ ملا نر صاحب امرتسر واسطے ڈاکٹر کلارک صاحب عہ

پادری ای۔ ایم۔ وہری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ وائیلی کے اہتمام سے چھپا ؎